

ایجوکیشن FA-I

Chapter#3

سوالنمبر ۱: نظریہ حیات سے کیا مراد ہے؟

جواب: کسی بھی قوم کے طرز فکر، طرز عمل اور اخلاقی اقدار و روایات کے مجموعہ کو نظریہ حیات کہا جاتا ہے۔

سوالنمبر ۲: اسلامی نظریہ حیات سے کیا مراد ہے؟

جواب: اسلامی نظریہ حیات سے مراد زندگی اور کائنات کے بارے میں اسلامی نقطہ نظر ہے۔ اس نظریہ کے مطابق زندگی اور موت اللہ کے اختیار میں ہے۔ اسی نے انسان اور اس مادی کائنات کو پیدا فرمایا ہے۔ انسان کو سوچنے سمجھنے اور عمل کرنے کی آزادی دی ہے۔ نیکی اور بدی کی تمیز دی ہے اور اس کی رہنمائی کے لیے انبیاء بھیجے ہیں۔

سوالنمبر ۳: تعلیم کی بنیادیں تحریر کریں؟

جواب: ۱: نظریاتی بنیادیں ۲: فلسفیانہ بنیادیں ۳: نفسیاتی بنیادیں ۴: سماجی اور معاشی بنیادیں

سوالنمبر ۴: تعلیم کی نظریاتی بنیادوں سے کیا مراد ہے؟

جواب: تعلیم کی نظریاتی بنیادوں سے مراد نظام تعلیم تشکیل دیتے وقت کسی قوم کے نظریہ حیات اور کائنات کے بارے میں تصورات کو مد نظر رکھنا ہے۔

سوالنمبر ۵: اسلامی تصور تعلیم سے کیا مراد ہے؟

جواب: اسلامی تصور تعلیم سے مراد تعلیم انسان کی سیرت و کردار کی تعمیر اس انداز سے کرتی ہے کہ وہ خلافت الہی کے منصب پر فائز ہو سکے نیز تعلیم انسان کو خود شناس، خدا شناس اور کائنات شناس بناتی ہے۔

سوالنمبر ۶: اسلامی تعلیم کا مرکز و محور کیا ہے؟

جواب: اسلامی تعلیم کا مرکز و محور اطاعت الہی، معرفت الہی اور حصول رضائے الہی ہے۔

سوالنمبر ۷: تعلیم کی تین اسلامی بنیادیں بیان کریں یا تعلیم کی اسلامی بنیادوں کو تین نکات میں بیان کریں؟

جواب: ۱: سب سے بڑی قدر رضائے الہی کا حصول ہے۔

۲: سب سے بڑی حقیقت اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

۳: دین کی سربلندی اور ملک و ملت کا تحفظ اسلامی تعلیم کی روح ہے۔

۴: انسان کے ذہن میں اللہ تعالیٰ کی بندگی کا تصور راسخ کرنا۔

سوالنمبر ۸: خلیفۃ اللہ فی الارض سے کیا مراد ہے؟

جواب: اس سے مراد انسان زمین پر خدا کا خلیفہ (نائب) ہے۔

سوالنمبر ۹: اسلامی تصور تعلیم اور عام تعلیم میں کیا فرق ہے؟

جواب: عام تعلیم فرد کو معاشرے کے ایک شہری کی حیثیت سے تیار کرتی ہے جبکہ اسلامی تعلیم اسے ایک مسلمان شہری کی حیثیت سے تیار کرتی ہے۔

سوال نمبر ۱۰: معرفت الہی سے کیا مراد ہے؟

جواب: معرفت الہی سے مراد اللہ تعالیٰ کی پہچان ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کو اس کی قدرت، ذات، صفات اور اس کے احکامات کے حوالے سے جاننا اور پہچاننا۔

سوال نمبر ۱۱: اسلامی تعلیم کے مقاصد بیان کریں؟

جواب ۱: انسان کو خدا شناس، خود شناس اور کائنات شناس بنانا۔

۲: اطاعت الہی اور رضائے الہی کے قابل بنانا۔

۳: کائنات کی تخلیق کا درست تصور اجاگر کرنا

سوال نمبر ۱۲: اسلامی تعلیم کے بنیادی عناصر بیان کریں؟

جواب: اسلامی تعلیم کے عناصر مندرجہ ذیل ہیں۔

۱: تلاوت آیات ۲: تزکیہ نفس ۳: تعلیم کتاب ۴: تعلیم حکمت

سوال نمبر ۱۳: اسلامی تعلیم کی اہم فکری اساس بیان کریں؟

جواب: اسلامی تعلیم کی اہم فکری اساس، آخرت کی فلاح کا حصول ہے۔

سوال نمبر ۱۴: تعلیم کی اہمیت کے بارے میں دو قرآنی آیات کا ترجمہ لکھیں؟

جواب: ۱: تم میں سے جو لوگ ایمان رکھنے والے ہیں اور جنہیں علم بخشا گیا ہے۔ اللہ ان کے درجات کو بلند فرماتا ہے۔

۲: اے پیغمبر! ان سے پوچھیے کہ کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے کہیں برابر ہو سکتے ہیں۔

سوال نمبر ۱۵: تعلیم کی اہمیت کے بارے میں دو احادیث بیان کریں؟

جواب: ۱: علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔

۲: تم میں سے بہتر وہ ہے جو خود قرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔

۳: طالب علم کے استقبال کے لیے فرشتے اپنے پر بچھاتے ہیں اور معلم کے لیے کائنات کی ہر شے دعائے خیر کرتی ہے۔

سوال نمبر ۱۶: ذرائع علم سے کیا مراد ہے؟

جواب: ذرائع علم سے مراد وہ ذرائع ہیں جہاں سے ہم علم حاصل کرتے ہیں۔

سوال نمبر ۱۷: ذرائع علم کون کون سے ہیں؟

جواب: ۱: حواس خمسہ ۲: عقل ۳: وجدان ۴: اسناد و روایات ۵: وحی

سوال نمبر ۱۸: انسان کی زندگی کے لیے مفید اور کارآمد علم کونسا ہے؟

جواب: وہ علم جو قابل اعتبار ہو اور اس علم سے کسی چیز کی اصل حقیقت معلوم ہو جائے تو ایسا علم انسان کی زندگی کے لیے مفید اور کارآمد ہوتا ہے۔

سوال نمبر ۱۹: انسان کو گمراہ کرنے والا علم کونسا ہے؟

جواب: اگر حاصل شدہ علم شک اور قیاس پر مبنی ہو تو ایسا علم انسان کو حقیقت سے آگاہ کرنے کی بجائے اسے گمراہ کر سکتا ہے۔

سوال نمبر ۲۰: حواس خمسہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے انسان کو علم حاصل کرنے کے لیے جو پانچ حسیں عطا کی ہیں حواس خمسہ کہلاتی ہیں۔ یہ حسیں مندرجہ ذیل ہیں۔
۱: دیکھنے کی حس ۲: سننے کی حس ۳: سونگھنے کی حس ۴: چھونے کی حس ۵: چکھنے کی حس

سوال نمبر ۲۱: حواس کی مدد سے انسان کس قسم کا علم حاصل کر سکتا ہے؟

جواب: حواس خمسہ کی مدد سے انسان صرف مادی کائنات کا علم حاصل کر سکتا ہے۔

سوال نمبر ۲۲: انسان عقل سے کس طرح علم حاصل کر سکتا ہے؟

جواب: انسان اپنے تجربہ و مشاہدہ سے حاصل شدہ معلومات کو ترحیب دیکر ان پر غور و فکر کرتا ہے۔ ان کا تجزیہ کرتا ہے اور ان سے نتائج اخذ کرتا ہے۔ اس طرح عقل کو استعمال کر کے وہ علم حاصل کرتا ہے۔

سوال نمبر ۲۳: عقل کے دائرہ میں نہ آنے والی موجودات لکھیں؟

جواب: خدا، فرشتے، جنت، دوزخ اور عذاب قبر

سوال نمبر ۳۳: وجدان سے کیا مراد ہے؟

جواب: انسانی دل پر القاء ہونے والا علم وجدان کہلاتا ہے۔ یہ علم غور و فکر، سوچ بچار اور کوشش کے بغیر اچانک انسان کے ذہن میں آ جاتا ہے۔

سوال نمبر ۳۴: وجدان کے ذریعے حاصل کردہ علم کب قابل قبول ہوتا ہے؟

جواب: اگر تجربہ و مشاہدہ، عقل سلیم اور وحی الہی سے اسکی تصدیق ہو جائے تو یہ علم قابل قبول ہو سکتا ہے۔

سوال نمبر ۳۵: اسناد و روایات کے علم سے کیا مراد ہے؟

جواب: ایسا علم جو ہمارے آباؤ اجداد کی روایات، تجربات، مشاہدات اور کتب پر مشتمل ہے۔ اسناد و روایات کا علم کہلاتا ہے۔

سوال نمبر ۳۶: اسناد و روایات سے کس طرح علم حاصل ہوتا ہے؟

جواب: ۱: آباؤ اجداد کی طرف سے اولاد کو سینہ بہ سینہ علم کی منتقلی کے ذریعے

۲: کتب کے ذریعے ۳: اقتدار و روایات کے ذریعے

سوال نمبر ۳۷: علم وحی سے کیا مراد ہے؟

جواب: ایسا علم جو انسانی ہدایت اور رہنمائی کے لیے اللہ تعالیٰ فرشتے کے ذریعے اپنے پیغمبروں کو دیتا ہے علم وحی کہلاتا ہے۔

سوال نمبر ۳۸: علم کے حصول کا سب سے معتبر ذریعہ کیا ہے؟

جواب: علم کے حصول کا سب سے معتبر اور یقینی ذریعہ ”وحی“ ہے۔

سوال نمبر ۳۹: علم وحی کی دو خصوصیات بیان کریں؟

جواب: ۱: یہ علم آسمانی کتابوں اور صحیفوں کی شکل میں ہوتا ہے۔

۲: یہ علم معتبر اور یقینی ہوتا ہے۔

۳: یہ علم ہر قسم کی خطا سے پاک ہوتا ہے۔

سوال نمبر ۴۰: فلسفہ کی تعریف بیان کریں؟

جواب: حقیقت اور صداقت تک رسائی کی جدوجہد جو انسانی عقل کی بنیاد پر کی جائے فلسفہ ہے۔

سوال نمبر ۴۱: فلسفہ کے لغوی مفہوم بیان کریں؟

جواب: فلسفہ کو انگریزی میں فلاسفی کہتے ہیں یہ دیونانی الفاظ Philien اور Sophia سے مل کر بنا ہے۔ Philien کے معنی محبت

اور Sophia کے معنی دانش کے ہیں۔

سوال نمبر ۴۲: فلسفہ کا اصل موضوع کیا ہے؟

جواب: فلسفہ کا اصل موضوع حقیقتِ اصل یہ تک رسائی کی کوشش ہے۔

سوال نمبر ۴۳: حقیقتِ اصل یہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: حقیقتِ اصل یہ سے مراد ایسا وجود ہے جو خود سے قائم ہو اور وہ اپنے وجود کے لیے کسی دوسرے کا محتاج نہ ہو اور باقی تمام موجودات اپنے وجود کے

لیے اس کے محتاج ہوں۔

سوال نمبر ۴۴: اسلامی نقطہ نظر کے مطابق حقیقتِ اصل یہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: حقیقتِ اصل یہ سے مراد اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی۔

سوال نمبر ۴۵: حقیقتِ ظاہریہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: ۱: حقیقتِ ظاہریہ سے مراد ایسا وجود ہے جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے قائم ہوا ہو۔

۲: حقیقتِ ظاہریہ سے مراد ایسی موجودات ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے وجود میں آئی ہیں۔ اور وہ اپنی بقاء اور قیام کے لیے اللہ کی محتاج ہیں مثلاً

کائنات، انسان اور دوسری مخلوقات وغیرہ۔

سوال نمبر ۴۶: تعلیم کی فلسفیانہ بنیادوں سے کیا مراد ہے؟

جواب: تعلیم کی فلسفیانہ بنیادوں سے مراد ایسی بنیادیں ہیں جن کو نظامِ تعلیم مرتب کرتے وقت مد نظر رکھا جاتا ہے۔ مثلاً کسی قوم کے حقیقت اور سچائی کے

بارے میں تصورات کیا ہیں؟ زندگی اور کائنات کے بارے میں ان کے خیالات اور افکار کیا ہیں؟

سوال نمبر ۴۷: فلسفیانہ طریق کار میں کن باتوں کو مد نظر رکھا جاتا ہے؟ یا فلسفیانہ طریق کار سے کیا مراد ہے؟

جواب: فلسفیانہ حقائق کی تلاش کے لیے جو طریق کار استعمال کیا جاتا ہے اسے فلسفیانہ طریق کار کہتے ہیں۔ فلسفیانہ طریقے کار میں درج ذیل دو باتیں

مد نظر رکھی جاتی ہیں۔

☆ فلسفہ کا طریق مطالعہ

☆ فلسفہ کا طریق مطالعہ

سوال نمبر ۴۸: فلسفہ کا دائرہ عمل بیان کریں؟ یا فلسفہ کے اجزائے ترکیبی بیان کریں؟

۳: تصور علم

۲: تصور قدر

جواب: ۱: تصور حقیقت

سوال نمبر ۴۹: تصور حقیقت سے کیا مراد ہے؟

جواب: فلسفہ کا وہ شعبہ جس میں ہم انسان، کائنات، خالق کائنات اور ان تینوں کے باہمی تعلق کو زیر بحث لاتے ہیں تصور حقیقت کہلاتا ہے۔

سوال نمبر ۵۰: تصور اقدار سے کیا مراد ہے؟

جواب: فلسفہ کا وہ شعبہ جس میں ہم اقدار حیات اور ان کے معیار کو زیر بحث لاتے ہیں۔ تصور اقدار کہلاتا ہے۔

سوال نمبر ۵۱: تصور علم سے کیا مراد ہے؟

جواب: فلسفہ کا وہ شعبہ جس میں ہم علم، علم کی حقیقت، علم کے ذرائع اور علم کی حدود کو زیر بحث لاتے ہیں۔ تصور علم کہلاتا ہے۔

سوال نمبر ۵۲: فلسفہ اور مذہب کے تعلق کو واضح کریں؟

جواب: فلسفہ حقیقت اور صداقت تک رسائی کی جدوجہد کرتا ہے جبکہ مذہب بھی سچائی اور حقیقت تک پہنچنے کی کوشش کرتا ہے اور انسانی زندگی کے لیے ضابطہ حیات تجویز کرتا ہے۔

سوال نمبر ۵۳: فلسفہ اور مذہب میں بنیادی فرق بیان کریں؟

جواب: فلسفہ محض عقل اور عقلی استدلال پر انحصار کرتا ہے جس میں غلطی کا امکان اور شبہ ہمیشہ موجود رہتا ہے جبکہ مذہب کی بنیاد انسانی عقل کے ساتھ ساتھ الہامی تعلیمات پر استوار ہوتی ہے۔ الہامی تعلیمات کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے جو ہر قسم کے شک و شبہ سے پاک ہے۔

سوال نمبر ۵۴: فلسفہ اور تعلیم کا باہمی تعلق بیان کریں؟

جواب: فلسفہ اور تعلیم ایک دوسرے کے لیے لازم و ملزوم ہیں۔ فلسفہ تعلیم کا نظریاتی پہلو ہے اور تعلیم فلسفے کا عملی پہلو ہے۔ اگر فلسفہ نہ ہو تو عمل تعلیم بے کار ہے اور اگر تعلیم نہ ہو تو فلسفہ محض ایک وہم ہے۔

سوال نمبر ۵۵: فلسفہ تعلیم سے کیا مراد ہے؟ یا فلسفہ تعلیم کی تعریف بیان کریں؟

جواب: ۱: تعلیمی مسائل کی تعبیر و تشریح اور ان کے حل کے لیے فلسفیانہ طریق کار کا استعمال فلسفہ تعلیم کہلاتا ہے۔

۲: عمل تعلیم میں فلسفیانہ طریق کار کا استعمال جو تعلیم کو سمجھنے اور اس کے مسائل کو حل کرنے میں مدد کرے فلسفہ تعلیم کہلاتا ہے۔

سوال نمبر ۵۶: عمل تعلیم میں فلسفہ کے کردار کو دو نقاط میں بیان کریں؟

جواب: ۱: یہ عمل تعلیم اور نظام تعلیم کے تمام عناصر کو آپس میں مربوط اور ہم رنگ بنانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

۲: مقاصد تعلیم اور نصاب تعلیم کے تعین میں فلسفہ مدد فراہم کرتا ہے۔

۳: عمل تعلیم اور نظام تعلیم کے تمام عناصر کی اصلاح اور ارتقاء کے لیے رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

۴: عناصر تعلیم کو آپس میں مربوط اور ہم آہنگ کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

سوال نمبر ۵۷: تعلیمی نفسیات کی تعریف بیان کریں؟

جواب: عمومی نفسیات سے اخذ شدہ اصول و ضوابط کا عمل تعلیم پر اطلاق تعلیمی نفسیات کہلاتا ہے۔

سوال نمبر ۵۸: علم نفسیات اور تعلیم کا تعلق واضح کریں؟

جواب: علم نفسیات اور تعلیم کا آپس میں بہت گہرا تعلق ہے۔ علم نفسیات ہمیں فرد کی فطرت، ذہنی سطح، کردار اور رجحانات کے ساتھ ساتھ اسکے جذباتی اور معاشرتی مسائل کے حل کے بارے میں اصول وضع کرتا ہے جبکہ تعلیم ان اصولوں اور قواعد کو عمل میں لانے کے لیے مدد فراہم کرتی ہے۔

سوال نمبر ۵۹: تعلیم کی نفسیاتی بنیاد سے کیا مراد ہے؟

جواب: تعلیم کی نفسیاتی بنیادوں سے مراد ہے نظام تعلیم مرتب کرتے وقت کسی قوم کے کردار، رویوں اور رجحانات کو مد نظر رکھنا۔

سوال نمبر ۶۰: تعلیم کی نفسیاتی اساس کے دو اہم نکات بیان کریں؟

جواب: ۱: تعلیمی نفسیات فرد کی ہمہ پہلو نشوونما کر کے اسے رضائے الہی کے تابع کرتی ہے۔

۲: بچوں کے لیے موزوں نصابی اور ہم نصابی سرگرمیوں کے تعین میں مدد فراہم کرتی ہے۔

سوال نمبر ۶۱: تعلیم میں نفسیات کا کردار دو نقاط میں بیان کریں؟

جواب: ۱: تعلیمی نفسیات بچوں کی نفسیاتی ضروریات اور تقاضوں کو سمجھنے میں استاد کی مدد کرتی ہے۔

۲: تعلیمی عمل میں پیش آنی والی مشکلات اور رکاوٹوں کو دور کرنے میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔

۳: طلبہ کے انفرادی اختلافات کو جاننے میں استاد کی مدد کرتی ہے۔

۴: طلبہ کی نفسیاتی ضروریات اور تقاضوں کے مطابق نصاب تعلیم مرتب کرنے میں مدد فراہم کرتی ہے۔

سوال نمبر ۶۲: تعلیم کی معاشرتی بنیادوں سے کیا مراد ہے؟

جواب: تعلیم کی معاشرتی بنیاد سے مراد نظام تعلیم کی تشکیل میں فرد کی معاشرتی ضروریات اور تقاضوں کو مد نظر رکھنا ہے۔

سوال نمبر ۶۳: معاشرہ کس طرح وجود میں آتا ہے؟

جواب: جب انسانوں کا کوئی گروہ شعوری طور پر مشترکہ مقاصد کے تحت مل جل کر زندگی بسر کرتا ہے تو معاشرہ وجود میں آتا ہے۔

سوال نمبر ۶۴: ایک بچہ معاشرے کا رکن کس طرح بنتا ہے؟

جواب: جب بچہ اس دنیا میں آتا ہے تو یہ دنیا اس کے لیے اجنبی ہوتی ہے۔ وہ اپنے ارد گرد کے ماحول سے متاثر ہو کر وہی حرکات و اعمال کرتا ہے جن کا وہ

ماحول میں مشاہدہ کرتا ہے اس طرح وہ معاشرہ کا رکن بن جاتا ہے۔

سوال نمبر ۶۵: دنیا کا سب سے قدیم اور چھوٹا معاشرہ کب وجود میں آیا؟

جواب: جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم اور حضرت حوا کو پیدا کر کے زمین پر بھیجا تو دنیا کا سب سے قدیم اور چھوٹا معاشرہ وجود میں آ گیا۔ جو اسلامی نظریہ

حیات کی بنیاد پر قائم ہوا۔

سوال نمبر ۶۶: تعلیم اور معاشرہ کا تعلق واضح کریں؟

جواب: ۱: معاشرے کے نظریہ حیات کا عملی پہلو تعلیم ہے اور تعلیم کا نظریاتی پہلو معاشرے کا نظریہ حیات ہے۔

۲: تعلیم اور معاشرہ لازم و ملزوم ہیں معاشرتی تبدیلیاں تعلیم کو بدل دیتی ہیں اور تعلیمی تبدیلیاں معاشرے کی تبدیلی کا باعث بنتی ہیں۔

سوال نمبر ۶۷: معاشرہ اور تعلیمی ادارہ یا سکول کا تعلق بیان کریں؟

جواب: ہر معاشرہ اپنی اقدار، روایات، تہذیب و ثقافت اور نظریہ حیات کو آئندہ نسلوں تک منتقل کرنے کے لیے تعلیمی ادارے قائم کرتا ہے جبکہ تعلیمی

ادارہ ایسی سرگرمیاں اور تجربات مہیا کرتا ہے جن سے گزر کر طلبہ کا کردار معاشرتی اقدار، روایات، تہذیب و ثقافت اور قومی نظریہ حیات جاتا ہے۔

سوال نمبر ۶۹: معاشرے میں مدرسہ کا کردار تین نکات میں بیان کریں؟

جواب: ۱: مدرسہ طلبہ کی ہمہ پہلو نشوونما کر کے انہیں معاشرہ میں متوازن زندگی بسر کرنے کے قابل بناتا ہے۔

۲: مدرسہ معاشرے کو تربیت یافتہ اور تعلیم یافتہ افراد مہیا کرتا ہے۔

۳: مدرسہ معاشرے کی اقدار، روایات، نظریات کو محفوظ بنانے اور انہیں آئندہ نسلوں تک منتقل کرنے کا بندوبست کرتا ہے

سوال نمبر ۷۰: تعلیم کی معاشرتی اساس کے دو نکات بیان کریں؟

جواب: ۱: تعلیم فرد اور معاشرے کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرتی ہے۔

۲: تعلیم معاشرے کی اقدار، روایات، نظریات اور تہذیب و ثقافت کو محفوظ بناتی ہے اور آئندہ نسلوں کو منتقل کرتی ہے۔

۳: تعلیم معاشرہ کی تعمیر و تشکیل اسلامی اخوت اور بھائی چارے کی بنیاد پر کرتی ہے۔

۴: طلبہ میں احترام آدمیت کا احساس اُجاگر کرتی ہے تاکہ ایک پرامن عالمی معاشرہ وجود میں لایا جاسکے۔

سوال نمبر ۷۱: تعلیم کا معاشرتی کردار بیان کریں؟

جواب: ۱: تعلیم معاشرے کی دائمی قدروں کی حفاظت کے ساتھ ساتھ انہیں آئندہ نسلوں تک منتقل کرتی ہے۔

۲: تعلیم معاشرتی مسائل کا فہم پیدا کرتی ہے۔

سوال نمبر ۷۲: تعلیم کی معاشی بنیادوں سے کیا مراد ہے؟

جواب: تعلیم کی معاشی بنیاد سے مراد نظام تعلیم تشکیل دیتے وقت فرد اور معاشرے کی معاشی ضروریات کو مد نظر رکھنا ہے۔

سوال نمبر ۷۳: تعلیم اور معاشیات کا تعلق واضح کریں؟

جواب: ۱: تعلیم باصلاحیت، ہنرمند اور تربیت یافتہ افراد پیدا کر کے انفرادی اور اجتماعی معاشی ترقی کا باعث بنتی ہے۔

۲: تعلیم طلبہ کو مختلف پیشوں کے لیے مطلوبہ ہنر، مہارت اور ترتیب فراہم کرتی ہے اور انہیں روزگار کے قابل بناتی ہے۔

سوال نمبر ۷۴: معاشی ترقی کے لیے نظام تعلیم میں کون کون سی خصوصیات موجود ہونی چاہئیں؟

جواب: ۱: طلبہ کو ایسے موقع فراہم کرے کہ وہ اپنی فطری صلاحیتوں کا مظاہرہ کر سکیں۔

۲: تجارتی، صنعتی اور زرعی تعلیم کا خاطر خواہ انتظام کرے۔

۳: فنی اور پیشہ ورانہ تعلیم کے حصول کے لیے ذرائع فراہم کرے۔

سوال نمبر ۷۵: تعلیم کی معاشی بنیادوں کے دو اہم نکات بیان کریں؟

جواب: ۱: طلب حلال اور اجتناب حرام کا خاص خیال رکھا جائے۔

۲: معاشی ضروریات کی تکمیل کے لیے معاشی وسائل کی تلاش اور فراہمی پر خصوصی توجہ دی جائے۔

۳: افراد معاشرہ میں محنت میں عظمت کے اصول کو اُجاگر کیا جائے۔

www.ilmkidunya.com

سوال نمبر ۷۶: تعلیم کے فوائد کو کتنے حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے؟

جواب: تعلیم کے فوائد کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

۱: سماجی فوائد ۲: معاشی فوائد

سوال نمبر ۷۷: تعلیم کے علمی فوائد بیان کریں؟

جواب: تعلیم کے علمی فوائد سے مراد تعلیم کے ذریعے علوم و فنون کی ترقی اور اشاعت ہے۔ سائنسی علوم، عمرانی علوم اور فنون و ادب کا قیمتی سرمایہ تعلیم ہی کے ذریعے ممکن ہوا ہے۔

سوال نمبر ۷۸: تعلیم کے سماجی فوائد بیان کریں؟

جواب: ۱: علمی فوائد ۲: اخلاقی فوائد ۳: سیاسی فوائد

سوال نمبر ۷۸: اگر تعلیم کا عمل ست پڑ جائے تو کیا نقصان ہوتا ہے؟

جواب: اگر تعلیم کا عمل ست پڑ جائے تو تمام علمی سرمایہ ایک دھنسنے کی مانند ہو جائے گا۔ اور دنیا میں علم کی بجائے اہمالیت چھ جائے گی۔

www.ilmkidunya.com